

## 21241-وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم

سوال

وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

وضوء میں بسم اللہ پڑھنے کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے:

امام احمد کے ہاں بسم اللہ واجب ہے، ان کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو شخص بسم اللہ نہیں پڑھتا اس کا وضوء ہی نہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (25) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے، المغنی ابن قدامہ (145/1) بھی دیکھیں۔

اور حسنور علماء کرام جن میں امام ابوحنیفہ، امام مالک، اور امام شافعی رحمہم اللہ اور امام احمد کی ایک روایت شامل ہے کہ بسم اللہ وضوء کی سنن میں شامل ہے واجب نہیں۔

انہوں نے عدم وجوب پر درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضوء کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

تم وضوء اس طرح کرو جس طرح تجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (302) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (247) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے:

[اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے پھر سے اور کھنیوں تک ہاتھ دھولیا کرو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور دونوں پاؤں ٹھنڈوں تک دھولیا کرو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پھر طہارت کرو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی ایک پاخانہ کرے یا پھر یوہی سے جماع کرے اور تمیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی سے تمہم کرو اور اس سے اپنے پھر سے اور ہاتھوں پر مسح کرو، اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنی چاہتا ہے، تاکہ تم شکر کرو۔] الہامۃ (6).

اور اس میں بسم اللہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔

دیکھیں: الجمیع للنبوی (346/1).

اس حدیث کو ابو داود نے ان الفاظ سے بھی مکمل الفاظ میں روایت کیا ہے، اور اس میں عدم وجوب کی واضح دلیل ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کسی کی بھی اس وقت تک نماز مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اچھی طرح وضوء نہ کر لے، جیسا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، چنانچہ وہ اپنا پھرہ اور دونوں ہاتھ کنینیوں تک دھونے، اور سر کا مسح کرے، اور دونوں پاؤں ٹھنڈوں تک دھونے... "الحدیث

سنن ابو داود حدیث نمبر (856).

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کا ذکر نہیں کیا، جو اس کی دلیل ہے کہ بسم اللہ پڑھنا واجب نہیں۔

دیکھیں: السنن الکبریٰ للبیحقی (44/1).

2- بہت سے صحابہ جنوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان کیا ہے انہوں نے بسم اللہ کا ذکر نہیں، اگر واجب ہوتی تو اسے لازمی بیان کیا جاتا۔

دیکھیں: الشرح الممتع (130/1).

بہت سے خابدہ نے جن میں خرقی اور ابن قدامہ شامل ہیں یہی قول اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (145/1) الانصاف (128).

اور معاصر علماء میں سے محمد بن ابراہیم اور محمد بن عثیمین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ الشیخ محمد بن ابراہیم (39/2) الشرح الممتع (130، 300).

بسم اللہ کو واجب قرار دینے والوں نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے انہوں نے اس کا جواب دو طرح دیا ہے:

پہلا:

یہ حدیث ضعیف ہے۔

علماء کی ایک جماعت جن میں امام احمد، بیحقی، نووی اور بزار شامل ہیں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ سے وضوء میں بسم اللہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

اس سلسلے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، اور نہ ہی مجھے اس مسئلہ میں کسی ایسی حدیث کا علم ہے جس کی سند جید ہوا۔

المغنی ابن قدامہ (145/1).

دیکھیں : السنن الکبریٰ سیمحتی (1/43) الجمیع للنبوی (1/343) تلخیص الحجیر (1/72).

دوسرے جواب :

اگر حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ : اس کا وضوء مکمل نہیں، اس کا معنی یہ نہیں کہ اس کا وضوء بسم اللہ کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

دیکھیں : الجمیع للنبوی (1/347) اور المغنی ابن قاسم (1/146).

اس بناء پر اگر حدیث صحیح ہو تو یہ بسم اللہ کی اسحاب پر دلالت کرتی ہے نہ کہ وحوب پر。واللہ اعلم۔

اس لیے اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر وضوء کرے تو اس کا وضوء صحیح ہے، لیکن اسے اس سنت پر عمل کرنے کا ثواب حاصل نہیں ہوا، لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ انسان وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ترک نہ کرے۔

واللہ اعلم۔